بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۸ ہجرت ۱۳۴۴ ہش ۱۶ محرم ۱۳۸۵ھ ۱۸ مئی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۷ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

—• ڈھاکہ (بذریعہ تار) محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کا اپریشن مورخہ ۱۹ مئی بروز بدھ ہو رہا ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اپریشن بفضلہ تعالےٰ کامیاب ہو۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز سے نوازے۔ آمین

—• کیپٹن مصلح الدین صاحب کا اپریشن آج مورخہ ۱۷/۵/۶۵ بروز سوموار راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر بزرگان سلسلہ سے اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایم الطاف خان انور احمد نگر)

—• تعلیم القرآن کلاس (جو یکم جولائی سے ۳۱ جولائی تک ربوہ میں جاری کی جائے گی) کے متعلق الفضل میں اعلان شائع ہو چکا ہے کئی دوستوں نے اس میں شمولیت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں وہ تمام دوست جو اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں۔ مقامی صدر صاحب یا امیر صاحب کے توسط سے جلد از جلد درخواستیں بھجوا دیں۔ کلاس شروع ہونے سے ایک ہفتہ قبل منظور شدہ احباب کے نام الفضل میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

—• حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہئے"

(افسر امانت صدر انجمن احمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو ہر خیر میں بھی مخفی طور پر شیطان کا ایک حصہ ہوتا ہے

اس لئے ضروری ہے کہ جو کام ہو اللہ کیلئے ہو اور جو بات ہو خدا کے واسطے ہو

"سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچر دل میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آکر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے الفاظ میں کیسا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلّف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔ اگر اللہ کی رضا اور اس کے احکام کی تعمیل میرا مقصد نہ ہوتا تو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے تقریریں کرنا اور وعظ سنانا تو ایک طرف میں تو ہمیشہ خلوت ہی کو پسند کرتا ہوں اور تنہائی میں وہ لذت پاتا ہوں جس کو بیان نہیں کر سکتا۔ مگر کیا کروں۔ بنی نوع کی ہمدردی کھینچ کھینچ کر باہر لے آتی ہے اور اللہ تعالےٰ کا حکم ہے جس نے مجھے تبلیغ پر مامور کیا ہے۔ میں نے یہ بات کہ ظاہری قیل و قال ہی کو پسند نہ کیا جائے اس لئے بیان کی ہے کہ ہر خیر میں بھی شیطان کا حصہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ پس انسان جب وعظ کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس میں شک نہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہت ہی عمدہ کام ہے مگر اس منصب پر کھڑا ہونے والے کو ڈرنا چاہیئے کہ اس میں مخفی طور پر شیطان کا بھی حصّہ ہے۔ کچھ تو واعظ کے بخرہ میں آتا ہے اور کچھ سننے والوں کے حصّہ میں۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جب واعظ وعظ کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو مقصد اور دلی تمنا یہ ہوتی ہے کہ میں ایسی تقریر کروں کہ سامعین خوش ہو جائیں۔ ایسے الفاظ اور فقرات بولوں کہ ہر طرف سے واہ واہ کی آوازیں آئیں۔ اس قسم کی تقریر کرنے والوں کے مقاصد کو اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا جیسے بھڑوے، نقال، قوال، گوئیے یہی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے سننے والے ان کی تعریفیں کریں۔"

(ملفوظات جلد اول ۳۹۸ – ۳۹۹)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۵ء

سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر قبیلہ پروری کا غلط الزام

(قسط نمبر ۲)

گزشتہ اداریہ میں ہم نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف "اسلام میں اختلافات کا آغاز" سے چند اقتباس پیش کئے ہیں جن کے مطالعہ سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد میں جو فتنہ برپا ہوا اور جو آپ کی شہادت پر منتج ہوا اس کے حقیقی اسباب کیا تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل سے اس مسئلہ پر بحث فرمائی اور ثابت کیا ہے کہ یہ فتنہ قطعاً سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کسی کمزوری کی وجہ سے پیدا نہیں ہوا تھا جیسا کہ بعض مؤرخین نے خیال کیا ہے اور جیسا کہ مودودی صاحب نے بھی بیان کیا ہے کہ یہ فتنہ دراصل آپ کی قبیلہ پروری کی وجہ سے برپا ہوا تھا جو سراسر غلط ہے۔ ذیل میں ہم مزید عبارتیں کتاب محولہ بالا سے نقل کرتے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ یہ فتنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد میں کیوں اٹھا۔ فہو ہذا۔

"میں نے ان تاریخی واقعات سے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری ایام خلافت میں ہوئے نتیجہ نکال کر اصل بواعث فتنہ بیان کر دیئے ہیں۔ وہ درست یا غلط اس کا اندازہ آپ لوگوں کے ان واقعات کے معلوم کرنے پر جن سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے خود ہو جائے گا۔ مگر پیشتر اس کے کہ میں وہ واقعات بیان کروں اس سوال کے متعلق بھی کچھ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ یہ فتنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت میں کیوں اٹھا؟ بات یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہوئے۔ ان نومسلموں میں اکثر حصہ وہی تھا جو عربی زبان سے ناواقف تھا اور اس وجہ سے دین اسلام کا سیکھنا اس کے لئے ویسا آسان نہ تھا جیسا کہ عربوں کے لئے۔ اور جو لوگ عربی جانتے بھی تھے وہ ایرانیوں اور شامیوں سے میل ملاپ کی وجہ سے صدیوں سے ان گندے خیالات کا شکار رہے تھے جو اس وقت کے تمدّن کا لازمی نتیجہ تھے۔ علاوہ ازیں ایرانیوں اور مسیحیوں سے جنگوں کی وجہ سے اکثر صحابہ اور ان کے شاگردوں کی تمام طاقتیں دشمن کے حملوں کے رد کرنے میں صرف ہو رہی تھیں۔ پس اس ایک طرف توجہ کا بیرونی دشمنوں کی طرف مشغول ہونا۔ دوسری طرف اکثر نومسلموں کا عربی زبان سے ناواقف ہونا یا عجمی خیالات سے متاثر ہونا دو عظیم الشان سبب تھے اس امر کے کہ اس وقت کے اکثر نومسلم دین سے کماحقہٗ واقف نہ ہو سکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں چونکہ جنگوں کا سلسلہ بہت بڑے پیمانہ پر جاری تھا اور ہر وقت دشمن کا خطرہ لگا رہتا تھا۔ لوگوں کو دوسری باتوں کے سوچنے کا موقعہ ہی نہ ملتا تھا۔ اور پھر دشمن کے بالمقابل پڑے ہوئے ہونے کے باعث طبعاً مذہبی جوش بار بار رونما ہوتا تھا جو مذہبی تعلیم کی کمزوری پر پردہ ڈالے رکھتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد میں بھی یہی حال رہا۔ کچھ جنگیں بھی ہوتی رہیں اور کچھ پچھلا اثر لوگوں کے دلوں میں باقی رہا۔ جب کسی قدر امن ہوا اور پچھلے جوش کا اثر بھی کم ہوا تب اس مذہبی کمزوری نے اپنا رنگ دکھایا اور دشمنان اسلام نے بھی اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور شرارت پر آمادہ ہو گئے غرض یہ فتنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کسی عمل کا نتیجہ نہ تھا بلکہ یہ حالات کسی خلیفہ کے وقت میں بھی پیدا ہو جاتے فتنہ نمودار ہو جاتا۔ اور حضرت عثمان کا صرف اس قدر قصور ہے کہ وہ ایسے زمانہ میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے جب ان فسادات کے ظاہر ہونے کا وقت آ چکا تھا۔ ورنہ ان فسادات کے پیدا کرنے میں ان کا اس سے زیادہ دخل نہ تھا جتنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ یہ فساد ان دونوں بزرگوں کی کسی کمزوری کا نتیجہ تھا۔ میں حیران ہوں کہ کس طرح بعض لوگ ان فسادات کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کسی کمزوری کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا انہوں نے اپنے زمانۂ خلافت میں اس فساد کے بیج کو معلوم کر لیا تھا اور قریش کو اس سے بڑے زوردار الفاظ میں متنبہ کیا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کبار کو باہر نہیں جانے دیا کرتے تھے اور جب کوئی آپ سے اجازت لیتا تو آپ فرماتے کہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جو آپ لوگوں نے جہاد کیا ہے وہ کافی نہیں ہے"!

(اسلام میں اختلافات کا آغاز صفحہ ۲۴ تا ۲۶)

۲۔ "میں نے بیان کیا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں چھ سال تک ہمیں کوئی فساد نظر نہیں آتا بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ عام طور پر آپ سے خوش تھے بلکہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ لوگوں کے محبوب تھے۔ صرف محبوب ہی نہ تھے بلکہ لوگوں کے دلوں میں آپ کا رعب بھی تھا۔ جیسا کہ اس وقت کا شاعر اس امر کی شعروں میں شہادت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اے فاسقو! عثمان کی حکومت میں لوگوں کا مال لوٹ کر نہ کھاؤ کیونکہ ابن عفان وہ ہے جس کا تجربہ تم لوگ کر چکے ہو۔ وہ لٹیروں کو قرآن کے احکام کے ماتحت قتل کرتا ہے اور ہمیشہ سے قرآن کریم کے احکام کی حفاظت کرنے والا اور لوگوں کے اعضاء و جوارح پر اس کے احکام جاری کرنے والا ہے لیکن چھ سال کے بعد ساتویں سال ہمیں ایک تحریک نظر آتی ہے اور وہ تحریک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف نہیں بلکہ یا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف ہے یا بعض گورنروں کے خلاف۔ چنانچہ طبری بیان کرتا ہے کہ لوگوں کے حقوق کا حضرت عثمان پورا خیال رکھتے تھے مگر وہ لوگ جن کو اسلام میں سبقت اور قدامت حاصل نہ تھی وہ سابقین اور قدیم مسلمانوں کے برابر نہ تو مجالس میں عزت پاتے اور نہ حکومت میں ان کو ان کے برابر حصہ ملتا۔ اور نہ مال میں ان کے برابر ان کا حق ہوتا تھا۔ اس پر کچھ مدت کے بعد بعض لوگ اس تفضیل پر گرفت کرنے لگے اور اسے ظلم قرار دینے لگے۔ مگر یہ لوگ عامۃ المسلمین سے ڈرتے بھی تھے اور اس خوف سے کہ لوگ ان کی مخالفت کریں گے اپنے خیالات کو ظاہر نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے یہ طریق اختیار کیا ہوا تھا کہ خفیہ خفیہ صحابہ کے خلاف لوگوں میں جوش پھیلاتے تھے اور جب کوئی ناواقف مسلمان یا کوئی بدوی غلام آزاد شدہ مل جاتا تو اس کے سامنے اپنی شکایات کا دفتر کھول بیٹھتے تھے اور اپنی واقفیت کی وجہ سے یا تو اپنے لئے حصول جاہ کی غرض سے کچھ لوگ ان کے ساتھ مل جاتے۔ ہوتے ہوتے یہ گروہ تعداد میں زیادہ ہونے لگا۔ اور اس کی ایک بڑی تعداد ہو گئی۔

جب کوئی فتنہ پیدا ہونا ہوتا ہے تو اس کے اسباب بھی غیرمعمولی طور پر جمع ہونے لگتے ہیں۔ ادھر تو بعض حاسد طبائع میں صحابہ کے خلاف جوش پیدا ہونا شروع ہوا ادھر وہ اسلامی جوش جو ابتداءً ہر ایک تبدیل مذہب کرنے والے کے دل میں ہوتا ہے ان نومسلموں کے دلوں سے کم ہونے لگا جن کو نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی تھی اور نہ آپ کے صحبت یافتہ لوگوں کے پاس زیادہ بیٹھنے کا موقعہ ملا تھا بلکہ اسلام کے قبول کرتے ہی انہوں نے خیال کر لیا تھا کہ وہ سب کچھ سیکھ گئے ہیں۔ جوشِ اسلام کے کم ہوتے ہی وہ تصرّف جو ان کے دلوں پر اسلام کو تھا کم ہو گیا اور وہ پھر ان معاصی میں خوشی محسوس کرنے لگے جس میں وہ اسلام لانے سے پہلے مبتلا تھے ان کے جرائم پر ان کو سزا ملی تو بجائے اصلاح کے سزا دینے والوں کی تخریب کرنے کے درپے ہوئے اور آخر اتحاد اسلامی میں ایک بہت بڑا رخنہ پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوئے۔" (ایضاً صفحہ ۲۸ تا ۳۰)

ان تمام اسباب پر بحث کرکے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آگے یہ بتاتے ہیں کہ اس فتنہ کو منظم کرنے والا کون تھا اور اس نے کیا کیا ذرائع استعمال کئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"انہی دنوں ایک اور فتنہ نے سر نکالنا شروع کیا۔

عبد اللہ ابن سبا ایک یہودی تھا جو اپنی ماں کی وجہ سے ابن السوداء کہلاتا تھا۔ یمن کا رہنے والا اور نہایت بدباطن انسان تھا۔ اسلام کی بڑھتی ہوئی ترقی کو دیکھ کر اس غرض سے مسلمان ہوا کہ کسی طرح مسلمانوں میں فتنہ ڈلوائے۔ میرے نزدیک اس زمانہ کے فتنے اسی شخص انسان کے اردگرد گھومتے ہیں اور یہ ان کی روح رواں ہے۔ شرارت کی طرف مائل ہو جانا اس کی جبلّت میں داخل معلوم ہوتا ہے۔ خفیہ منصوبہ کرنا اس کی عادت تھی اور اپنے مطلب کے آدمیوں کو تاڑ لینے میں اس کو خاص مہارت تھی۔ ہر شخص سے اس کے مذاق کے مطابق بات کرتا تھا اور نیکی کے پردے میں بدی کی تحریک کرتا تھا اور اسی وجہ سے اچھے اچھے سنجیدہ آدمی اس کے دھوکے میں آ جاتے تھے حضرت

(باقی صفحہ ۵ پر)

مصر کے سابق مفتیٔ اعظم

علامہ رشید رضا ایڈیٹر المنار کی طرف سے وفات مسیحؑ کا اعتراف

"عقلی و نقلی دلائل سے ثابت ہے کہ حضرت مسیحؑ کی وفات سرینگر میں ہوئی"

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

—(۱)—

علامہ رشید رضا الشیخ محمد عبدہؒ کے خاص تلامذہ میں سے تھے مصر کے کالج ارشاد و الدعوۃ کے پرنسپل تھے۔ المنار جیسے مشہور اور بلند پایہ علمی رسالہ کے ایڈیٹر تھے۔ جس میں انہوں نے قرآن کریم کی تفسیر بھی تحریر کی ہے۔ کئی کتابوں کے مصنف تھے ان کی ذہنی اور فکری صلاحیتوں نے ان کو مفتیٔ مصر کے عہدہ جلیلہ پر متمکن کیا۔ دراصل وہ لبنان کے ایک خوبصورت اور ساحلی گاؤں قلمون (طرابلس) کے رہنے والے تھے مگر بچپن میں ہی مذہبی تعلیم کے لئے مصر چلے گئے۔ اور وہیں کے ہو رہے۔ ان کی پیدائش ۱۸۶۵ء میں ہوئی اور وفات ۱۹۳۵ء میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی عربی کتب ان کو بھیجا کرتے تھے باوجود مخالف ہونے کے وفات مسیحؑ کے مسئلہ میں علامہ رضا نے آپؑ کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ اور نہ صرف اتفاق ہی بلکہ قبر مسیح کی نشاندہی میں بھی آپ نے بانیٔ احمدیت کی تحقیق کو تسلیم کیا ہے۔ علامہ رضا نے حیات مسیح کے عقیدہ کے متعلق لکھا ہے کہ یہ عقیدہ دراصل عیسائیت کی طرف سے پیدا کردہ ہے۔ چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں۔

هي عقيدة اكثر النصارى وقد حاولوا في كل زمان منذ ظهور الاسلام بثها في المسلمين (الفتاوى)

یعنی حیات مسیح کا عقیدہ اکثر نصاریٰ کا ہے۔ ظہور اسلام سے ہی عیسائی ہمیشہ اس کی اشاعت کرتے رہے ہیں۔

—(۲)—

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۲ء میں "الهدى والتبصرة لمن يرى" نامی کتاب تصنیف فرمائی۔ اس کتاب کا مطالعہ علامہ رشید رضا نے بھی کیا اس کتاب کے مطالعہ کے زیر اثر علامہ موصوف نے المنار جلد ۱۵ صفحہ ۹۰۰-۹۰۱ میں ایک مضمون زیر عنوان "القول بهجرة المسيح الى كشمير" حضرت مسیح کی کشمیر کی طرف ہجرت کے متعلق تحقیق تحریر کیا۔ ہم اس مختصر مضمون کو مع ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ علامہ موصوف تحریر کرتے ہیں:-

يوجد في بلد سرى نغر (وتكتب نكر بالكاف المفخمة وهي كالجيم المصرية) مقبرة فيها مقام عظيم يقال هناك انه مقام نبي جاء بلاد كشمير من زهاء الف وتسع مئة سنة يسمى يوزآسف، ويقال ان اسمه الاصلي عيسى صاحب (كلمة صاحب في الهند لقب تعظيم كلقب افندي عند الترك ومستر وسير عند الافرنج) وانه نبي من نبي اسرائيل وانه ابن ملك وان هذه الاقوال مما يتناقله اهل تلك الديار عن سلفهم وتذكر في بعض كتبهم. وان دعاة النصرانية الذين ذهبوا الى ذالك المكان لم يسعهم الا ان قالوا ان ذلك القبر لاحد تلاميذ المسيح او رسله.

ذكر ذلك بالتفصيل غلام احمد القادياني الهندي في كتابه الذى سماه (الهدى والتبصرة لمن يرى) وذكر فيه انه اكتفى بالاجمال دون تفصيل هذه المسألة يوجد في كتاب معروف هناك اسمه (اكمال الدين) ذكر اكثر من سبعين اسما من اسماء اهل ذالك البلد الذين قالوا ان ذلك القبر هو قبر المسيح عيسى بن مريم ورسم صورة القبر بالقلم واما قبر المسيح فوضعه في كتاب بالرسم الشمسي (الفوتوغرافي) مكتوبا عليه (مقبرة عيسى صاحب) غلام احمد هذا يفسر الايواء في قوله تعالى (وجعلنا ابن مريم وامه آية وآويناهما الى ربوة ذات قرار ومعين) بالهجرة الى الهند والتجأ الى تلك البلدة في كشمير، فان الايواء يستعمل في مقام الانقاذ والتنجية من الهم والكرب والمصائب والمخاوف واستشهد بقوله تعالى (الم يجدك يتيما فآوى) وقوله (واذكروا اذ انتم قليل مستضعفون في الارض تخافون ان يتخطفكم الناس فآواكم وايدكم بنصره) وقوله حكاية عن ولد نوح (ساوى الى جبل يعصمني من الماء) والربوة المكان المرتفع وبلاد كشمير من اعلى بلاد الدنيا وهي ذات قرار مكين وماء معين والمشهور عند المفسرين ان هذه الربوة هي رملة فلسطين او دمشق الشام.

ولو آوى الله المسيح وامه اليهما لما خفي مكانهما فيها لا سيما اذا كان ذلك بعد محاولة صلبه وتألب اليهود عليه كما يدل عليه لفظ الايواء الذى لم يستعمل في القرآن الا في الانقاذ من المكروه كما علم من الامثلة المذكورة آنفا ومثلها قوله تعالى في الانصار رضي الله عنهم (الذين آووا ونصروا) وفي يوسف عليه السلام (آوى اليه اخاه قال اني انا اخوك فلا تبتئس بما كانوا يعملون) وفي آية اخرى فلما دخلوا على يوسف آوى اليه ابويه وقال ادخلوا مصر ان شاء الله آمنين) ولو يكن المسيح قبل تألب اليهود عليه والسعي لقتاله وصلبه في مخافة يحتاج فيها الى الايواء في مأمن منه. ففراره الى الهند وموته في ذالك البلد ليس ببعيد عقلاً ولا نقلاً۔

ترجمہ۔ سرینگر شہر میں ایک مقبرہ ہے جس میں ایک عظیم مزار ہے۔ جس کے متعلق وہاں کہا جاتا ہے کہ یہ مقام ایک نبی کا ہے۔ جو ۱۹۰۰ سال گزرے کہ کشمیر کے علاقہ میں آیا جسے یوز آسف کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کا اصلی نام عیسےٰ صاحب ہے۔ اور وہ بنی اسرائیل کا نبی ہے۔ اور وہ بادشاہ کا بیٹا ہے۔ یہ وہ مختلف اقوال ہیں جو اس علاقہ کے باشندگان اپنے بزرگوں سے بیان کرتے آئے ہیں۔ اور یہ امور ان کی بعض کتابوں میں ذکر کئے گئے ہیں نصرانیت کے پادری جو اس جگہ گئے ہیں ان کو بھی یہ کہے بغیر چارہ نہیں ہے۔ کہ یہ قبر مذکور حضرت مسیح کے شاگردوں میں سے کسی ایک کی ہے۔ یا آپ کے نمائندہ کی؟

یہ جملہ امور مفصل غلام احمد قادیانی الہندی نے اپنی کتاب الهدى والتبصرة لمن يرى میں بیان کئے ہیں۔ اور اس کتاب میں آپؑ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ وہ اختصاراً اسی پر ہی کفایت کرتے ہیں۔ اور اس مسئلہ کی تفصیل کو چھوڑتے ہیں۔ کیونکہ اس کی قدرے تفصیل مشہور کتاب اکمال الدین میں پائی جاتی ہے۔ اس شہر کے ستر سے زیادہ باشندوں کے ناموں سے یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کہ یہ قبر مسیح ابن مریمؑ کی ہے۔ قبر کی تصویر قلمی ہے۔ مگر مزار کا باقاعدہ فوٹو لگایا گیا ہے۔ جس پر قبر عیسیٰ صاحب تحریر ہے۔

یہ غلام احمد مذکور لفظ ایواء کی کلام ربانی کے مطابق (و جعلنا ابن مريم وامه آية وآويناهما الى ربوة ذات قرار ومعين) یہ تفسیر کرتے ہیں۔ کہ آپ نے ہندوستان کی طرف ہجرت کی اور کشمیر کے اس شہر کو[1] میں پناہ لی۔ کیونکہ لفظ ایواء کا استعمال بچنے اور مصیبت، غم، گھبراہٹ اور خوف سے نجات حاصل کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

جس کے لئے آپ نے کلام ربانی کی اس آیت کو بطور استشہاد کے پیش کیا ہے۔

(۱) الم يجدك يتيما فآوى

(۲) واذكروا اذ انتم قليلون

مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس فاداکم وایدکم بنصرہ ۔ ۳ ۔

اور حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کے متعلق کلام ربانی میں ہے سآوی الی جبل یعصمنی من الماء ۔ ربوہ کے معنے بلند جگہ کے ہیں کشمیر کا علاقہ دنیا کے بلند ترین علاقوں میں سے ہے اور وہ جگہ قابل رہائش اور میٹھے چشموں والی بھی ہے ۔ مفسرین کے نزدیک یہ مشہور ہے کہ یہ ربوہ فلسطین کا علاقہ رملہ یا دمشق شام ہے ۔

اگر اللہ تعالےٰ مسیح اور ان کی والدہ کو ان دونوں شہروں کی طرف پناہ دیتا تو ان دونوں کی جگہ وہاں پوشیدہ نہ ہوتی خصوصاً جبکہ یہ واقعہ آپ کو صلیب دئے جانے کے معاً بعد ہوا اور یہود کی گرفت آپ پر بہت ہی سخت تھی جیسا کہ اس پر لفظ ایواء دلالت کرتا ہے ۔ یہ لفظ قرآن کریم میں صرف مصیبت سے بچنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا مثالوں میں بھی بیان کیا گیا ہے اور اس کی مثال کلام ربانی میں یوں ہے جو کہ انصار رضی اللہ عنہم کے متعلق ہے یعنی (الذین آووا ونصروا) اور حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ہے (آوی الیہ اخاہ قال انی انا اخوک فلا تبتئس بما کانوا یعملون ۔ اور دوسری آیت میں ہے (فلما دخلوا علی یوسف آوی الیہ ابویہ وقال ادخلو مصر ان شاء اللہ آمنین) حضرت مسیح علیہ السلام ہر گز اس خوف میں نہ تھے کہ آپ یہود کی گرفت اور آپ کے قتل وصلیب کی سازش سے پہلے پناہ کی ضرورت محسوس کریں تاکہ آپ اس خطرہ سے بچ جائیں ۔ پس

ان حالات میں آپ کا ہندوستان کی طرف بھاگ جانا اور اس شہر مذکور (سری نگر) میں آپ کی وفات ہونا عقلی اور نقلی لحاظ سے بعید نہیں ہے ۔

الغرض مصر کے مفتی علامہ رشید رضا نے وفات مسیح اور قبر مسیح کے متعلق بانی احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی تحقیق کو تسلیم کیا ہے ۔

الفضل ما شھدت بہ الاعداء

انبیاء علیہم السلام ——— موجودہ بائیبل اور قرآن کریم کی نظر میں

از مکرم بشیر الدین محمود صاحب شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳)

حضرت اسحٰق ؑ

حضرت اسحٰق ؑ پر بھی وہی الزام لگایا جاتا ہے جو حضرت ابراہیم ؑ پر لگایا گیا ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے بھی اپنی جان بچانے کی خاطر اپنی بیوی کو بہن قرار دیا ۔ چنانچہ موجودہ بائبل کے پیدائش باب ۲۶ میں یوں لکھا ہے :۔

"پس اسحٰق جرار میں رہنے لگا اور وہاں کے باشندوں نے اس کی بیوی کی بابت پوچھا اس نے کہا وہ میری بہن ہے کیونکہ وہ اس کو اپنی بیوی بتاتے ڈرا ۔"

حالانکہ یہ وہی اسحٰق ہیں جن کے متعلق بائبل پیدائش باب ۲۶ میں یوں لکھا ہے :۔

"اور خداوند نے اس پر ظاہر ہو کر کہا کہ مصر کو نہ جا بلکہ جو ملک میں تجھے بتاؤں اس میں رہ تو اسی ملک میں قیام رکھ اور میں تیرے ساتھ رہوں گا اور تجھے برکت بخشوں گا کیونکہ میں تجھے اور تیری نسل کو یہ سب ملک دوں گا اور میں اس قسم کو جو میں نے تیرے باپ ابراہیم ؑ سے کھائی پورا کروں گا اور میں تیری اولاد کو بڑھا کر ستاروں کی مانند کر دوں گا اور یہ سب ملک تیری نسل کو دوں گا اور زمین کی سب قومیں تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گی ۔"

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت اسحٰق ؑ کے ساتھ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ انکو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچنے دے گا ۔ پھر یہ ماننا پڑے گا کہ نعوذ باللہ حضرت اسحٰق ؑ کو خدا تعالےٰ کے وعدوں پر بھروسہ نہ تھا حالانکہ خدا تعالےٰ کے انبیاء کو خدا تعالےٰ پر اعلےٰ درجہ کا بھروسہ ہوتا ہے خدا تعالےٰ ان کی پسر ہوتا ہے وہ دنیا کی کسی طاقت سے نہیں ڈرتے اور نہ ہی غیر اللہ کے آگے جھکتے ہیں ۔

حضرت یعقوب ؑ

بائبل حضرت یعقوب ؑ کے متعلق ایک عجیب و غریب کہانی بیان کرتی ہے اور وہ یہ کہ جب حضرت اسحٰق ؑ بوڑھے ہوئے اور ان کی نظر کمزور ہو گئی تو انہوں نے اپنے بڑے بیٹے عیسُو کو بلایا اور فرمایا کہ جنگل میں جا کر شکار لا اور مجھے کھلا تاکہ میں تجھے برکت دوں ۔ لیکن آپ کی بیوی اور بیٹے یعقوب ؑ نے مل کر کھانا تیار کیا اور اس طرح عیسُو کے بھیس میں یعقوب ؑ نے اپنے باپ سے برکت حاصل کی اور اس طرح نبوت کا انعام پایا ۔ (بائبل پیدائش باب ۲۷)

حالانکہ کسی پر انعام کرنا انسان کے بس کی بات نہیں اور روحانی انعام تو صرف اور صرف خدا تعالےٰ کے ہی اختیار میں ہے نبوت وہی عطا فرماتا ہے ۔ قرآن کریم اس مسئلہ پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالتا ہے اور خاص کر حضرت اسحٰق ؑ اور حضرت یعقوب کا نام لے کر کہتا ہے کہ ہم نے ان کو نبوت عطا کی تھی ۔ حضرت اسحٰق ؑ کو بھی ہم نے نبی بنایا اور حضرت یعقوب ؑ کو بھی ہم نے نبوت کے مرتبہ جلیلہ پر فائز کیا جیسے کہ قرآن کریم میں فرمایا ۔

وھبنا لہ اسحٰق و یعقوب وکلاً جعلنا نبیاً
(مریم ع ۳)

کہ ہم نے حضرت ابراہیم ؑ کو حضرت اسحٰق جیسا بیٹا اور حضرت یعقوب جیسا پوتا عطا کیا اور ان سب کو نبی بھی بنایا ۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت اسحٰق ؑ اور حضرت یعقوب ؑ کی نبوت خدا تعالےٰ کی طرف سے عطا کردہ نعمت کے طور پر تھی نہ کہ کسی انسان کی عطا کردہ ۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ نعوذ باللہ حضرت یعقوب اس قسم کا دھوکہ عمل میں لاویں اور پھر ان کو انعام نبوت بھی مل جاوے ۔ عقلی لحاظ سے بھی یہ قطعاً ناممکن ہے ۔ اسی طرح قرآن کریم میں حضرت ابراہیم ؑ کو خدا تعالےٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تجھے بھی اور تیری نسل سے بھی امام بناؤں گا ۔ اور میرا یہ عہد ظالموں کے متعلق نہیں ہے جیسے فرمایا ۔

انی جاعلک للناس اماماً قال ومن ذریتی ۔ قال لاینال عھدی الظالمین
(سورۃ بقرہ ع ۱۵)

یعنی خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ میں تجھے لوگوں کا مقتدا بناؤں گا ۔ حضرت ابراہیم ؑ نے عرض کیا کہ میری نسل میں سے بھی امام بنائے جائیں گے ۔ فرمایا کہ میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ۔ اس آیت کے ہوتے ہوئے یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت یعقوب ؑ کو اس حال میں کہ آپ نعوذ باللہ ظالم ہوں انعام نبوت حاصل ہو جائے ۔ اس لئے واضح ہے کہ بائبل کا بیان حقیقت پر مبنی نہیں ہے ۔

حضرت لوط علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام پر بائبل یہ الزام لگاتی ہے کہ جب دو فرشتے آپ ؑ کے پاس آ کر ٹھہرے تو وہاں کے لوگوں نے ان سے زبردستی بُرائی کا ارادہ کیا لیکن نعوذ باللہ حضرت لوط نے بدکاری کے لئے انہیں بیٹیوں کی پیشکش کی حالانکہ ان کی نسبت بائبل میں لکھا ہے کہ سدوم کی بدکاری کے سبب ان پر خدا تعالےٰ کی طرف سے گندھک اور آگ برسائی گئی ۔ اور ان کو نیست و نابود کر دیا گیا ۔
(پیدائش باب ۱۹ آیت ۲۴/۲۳)

اب جبکہ حضرت لوط ؑ خدا تعالےٰ کے ایسے برگزیدہ بندے تھے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے مخالفین کو نیست و نابود کر دیا تو کیا وہ اس قسم کی خطرناک غلطی کے مرتکب ہو سکتے تھے جن کا ارتکاب ایک عام آدمی سے بھی متوقع نہیں ۔ خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں پر لگائے گئے الزامات کو دور فرماتا ہے ۔ قرآن کریم فرماتا ہے :۔

وان لوطاً لمن المرسلین
(الصافات ع ۴)

کہ لوط ؑ ہمارے رسولوں میں سے تھا ۔ نیز فرمایا :۔

ولوطاً اتیناہ حکماً وعلماً ونجیناہ من القریۃ التی کانت تعمل الخبائث انھم کانوا قوم سوءٍ فاسقین وادخلناہ فی رحمتنا انہ من الصالحین ۔ (الانبیاء ع ۵)

کہ حضرت لوطؑ کو ہم نے حکمت اور علم سکھایا تھا۔ اور اس بستی سے اس کو نجات دی جو خباثتوں کا ارتکاب کرتی تھی۔ یہ ایک بہت بُری اور فاسق قوم تھی۔ ہم نے اس کو (لوطؑ) اپنی رحمت میں داخل کیا تھا۔ اور وہ یقیناً صالحین میں سے تھا۔"

ان آیات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام خداتعالیٰ کے برگزیدہ انسان تھے۔ بدکار قوم میں سے خداتعالیٰ نے آپ کو نکال لیا اور اس قوم کو تباہ و برباد کر دیا۔ جیسے فرمایا:۔

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً
مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝
(سورۃ حجر ع ۵)

کہ ہم نے اس زمین کو تہ و بالا کر دیا اور اس پر پتھروں کا مینہ برسایا۔"

حضرت لوط علیہ السلام خود اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ
(الشعراء ع ۹)

کہ میں تمہارے لئے ایک رسول امین کی حیثیت سے بھیجا گیا ہوں۔

پس خداتعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری پیروی کرو۔ جب وہ خود قوم کو تقویٰ اللہ کی تعلیم دیتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دوسروں کو برائی کی ترغیب دینے لگ جائیں۔ اور نعوذ باللہ اپنی لڑکیاں پیش کر دیں۔ لہٰذا بائیبل کا لگایا گیا الزام باطل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت لوطؑ کی صاحبزادیاں انہی لوگوں میں بیاہی ہوئی تھیں۔ اور اس ملک کے لوگ اس بات سے ڈر محسوس کرتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ باہر کے لوگ آ کر ہماری حکومت کے راز معلوم کر لیں۔ اس لئے وہ حضرت لوطؑ کے پاس مہمان آنے کو بُرا سمجھتے تھے اور حضرت لوطؑ کو روکتے تھے۔ ایسے ہی موقع ان لوگوں کو حضرت لوطؑ نے جواب دیا کہ میں کیونکر تمہارے ملک کی بربادی چاہنے والوں میں سے ہو سکتا ہوں۔ جبکہ میری لڑکیاں تم میں بیاہی ہوئی ہیں جو کہ بطور یرغمال کے ہیں۔

حضرت ہارون علیہ السلام

موجودہ بائیبل حضرت ہارون علیہ السلام پر جو خداتعالیٰ کے نبی تھے یہ الزام عاید کرتی ہے کہ نعوذ باللہ حضرت موسیٰؑ کے طُور پر جانے کے بعد انہوں نے بچھڑا بطور معبود کے بنا لیا اور اسرائیل کو کہا کہ یہ تمہارا خدا ہے۔ جو تم کو ملک مصر سے نکال لایا ہے۔ حالانکہ ایک نبی کی بعثت شرک کے قلع قمع کے لئے ہوتی ہے۔ نہ کہ شرک کے پھیلانے کے لئے۔ وہ تو خداتعالیٰ کے حکم کے مطابق کام کرتا ہے۔ قرآن کریم میں خداتعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ
عَظِیْمٌ۔
(سورۃ لقمان ع ۲)

کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

نیز فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ
یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ
یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ
بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓی
اِثْمًا عَظِیْمًا ۝ (سورۃ النساء ع ۷)

کہ اللہ تعالیٰ شرک کو ہرگز معاف نہیں کرتا اس کے سوا دوسرے گناہ اگر چاہے تو معاف فرما دیتا ہے اور جو شخص شرک کرتا ہے اس نے گویا خداتعالیٰ پر ایک بہت بڑا افترا کیا۔ (جو کسی صورت میں بھی معاف نہیں ہوگا۔

نیز فرمایا:۔

وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا۔
(سورۃ النساء ع ۱۷)

کہ جس نے خداتعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک قرار دیا وہ بہت بڑی گمراہی میں پڑ گیا۔

حضرت ہارونؑ کو قرآن کریم نبی قرار دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے:۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ
رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ
هٰرُوْنَ نَبِیًّا ۝
(سورہ مریم ع ۴)

کہ ہم نے موسیٰؑ کو اپنی رحمت کے ساتھ حضرت ہارونؑ کو جو آپ کے بھائی تھے بطور نبی کے عطا کیا۔ اندریں صورت آپ کی نبوت میں کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا۔

نیز قرآن کریم نے واضح طور پر حضرت ہارونؑ سے خاص اسی الزام کو دُور فرمایا ہے۔ اور فرما دیا کہ دراصل سامری نے لوگوں کو گمراہ کیا تھا۔ جیسے فرمایا کہ

وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ۝
(سورہ طٰہٰ ع ۴)

کہ موسیٰؑ کی قوم کو سامری نے گمراہ کیا تھا نہ کہ حضرت ہارونؑ نے۔

قرآن کریم میں آیا ہے کہ حضرت ہارون نے قوم کو گمراہ ہوتے دیکھ کر صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ تم غلط راستے پر جا رہے ہو۔ قرآن کریم میں آتا ہے:۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ
هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ
اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ وَاِنَّ
رَبَّکُمُ الرَّحْمٰنُ
فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْٓا
اَمْرِیْ۔
(سورۃ طٰہٰ ع ۵)

کہ حضرت ہارونؑ نے اپنی قوم کو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم تم ضرور ان احکامات کے ذریعہ سے آزمائے جاؤ گے۔ تمہارا رب تو رحمٰن ہے۔ پس میری مانو اور میرے حکم کی پیروی کرو۔

پس ایسا شخص کبھی بھی ایسا گھناؤنا اور شرک کا حکم اپنی قوم کو نہیں دے سکتا جس کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا ہے:۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی
وَهٰرُوْنَ ۝ وَنَجَّیْنٰهُمَا
وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْکَرْبِ
الْعَظِیْمِ ۝ وَنَصَرْ
نٰهُمْ فَکَانُوْا هُمُ
الْغٰلِبِیْنَ ۝ وَاٰتَیْنٰهُمَا
الْکِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ۝
وَهَدَیْنٰهُمَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِیْمَ ۝ وَتَرَکْنَا
عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝
سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ
هٰرُوْنَ ۝ اِنَّا کَذٰلِکَ
نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝
اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝
(سورۃ صافات ع ۴)

کہ ہم نے حضرت ہارونؑ و موسیٰؑ پر احسان فرمایا اور ان کو اُن کی قوم کو بہت بڑی گھبراہٹ سے نجات دی اور اُن کی مدد فرمائی۔ پس وہ غالب ہو گئے۔ اور ان کو کھول کھول کر بیان کرنے والی کتاب عطا فرمائی۔ ان کو راہِ راست پر گامزن کیا اور ان کے ذکرِ خیر کو آنے والوں کے لئے باقی رکھا۔ موسیٰؑ اور ہارونؑ پر سلامتی ہو ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یہ دونوں ہمارے ایماندار بندے تھے۔

پس بائیبل کا الزام غلط ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قرآن کریم کا یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ اس نے بائیبل میں لگائے گئے انبیاء علیہم السلام پر الزامات کی تردید فرمائی اور انکا حقیقی چہرہ دنیا کے سامنے ظاہر فرمایا تاکہ انکی شان میں

لیڈر بقیہ ص ۲

عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے نصف میں مسلمان ہوا۔ اور تمام بلادِ اسلامیہ کا دورہ اس غرض سے کیا کہ ہر ایک جگہ کے حالات سے خود واقفیت پیدا کرے اور اپنے مطلب کے آدمیوں کا انتخاب کر کے مختلف بلاد میں اپنی شرارت کے مرکز قائم کرے۔ مدینہ منورہ میں تو اس کی دال نہ گل سکتی تھی مکہ مکرمہ اس وقت سیاسیات سے بالکل علیحدہ تھا۔ سیاسی مرکز اُس وقت دارالخلافہ کے سوا بصرہ، کوفہ، دمشق اور فسطاط تھے پہلے ان مقامات کا اُس نے دورہ کیا اور یہ رویہ اختیار کیا کہ ایسے لوگوں کی تلاش کرے جو سزا یافتہ تھے اور اس وجہ سے حکومت سے ناخوش تھے اُن سے ملتا۔ اور انہی کے ہاں ٹھہرتا۔"

(اسلام میں اختلافات کا آغاز صٖ ۳۲-۳۳)

اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت تفصیل کے ساتھ عبداللہ بن سبا کی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ شخص اتنا ہوشیار تھا۔ کہ اس نے ان تمام باتوں کو استعمال کیا جن سے وہ جانتا تھا کہ مسلمانوں میں پھوٹ پڑ سکتی ہے۔ چنانچہ یہی وہ شخص ہے جس نے دراصل حضرت علی کرم اللہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے "وصی" ہونے کو اچھالا۔ اس شخص نے ایک طرف تو تمام غنڈہ عناصر کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دوسری طرف بعض بھولے بھالے نیک انسانوں کو بھی دھوکے سے اپنے ساتھ ملا لیا۔

الغرض یہ امر کسی طرح صحیح نہیں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے عہد میں جو فتنہ برپا ہوا اور جو آپ کی شہادت پر ختم ہوا کسی طرح آپ کی ذاتی کمزوری کی وجہ سے برپا ہوا تھا۔ بلکہ اس کے تاریخی اسباب تھے جن کو بعض وقت نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور غلط نتیجہ نکال لیا جاتا ہے۔

خریداران تشحیذالاذہان کے لئے

ماہ مئی ۱۹۶۵ء (ٹائیٹل پر غلطی سے جون ۶۵ء لکھا گیا ہے) کا تشحیذالاذہان خریداران و ایجنٹ صاحبان کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ جن خریداران کو رسالہ ۲۰ تاریخ تک نہ ملے دفتر تشحیذالاذہان کو فوری طور پر مطلع فرمائیں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

برائے توجہ ملازمین حضرات

مکرم عبدالباسط خاں صاحب بٹالوی گیان باغ گوجرانوالہ شہر سے تحریر فرماتے ہیں :-

"میری والدہ محترمہ نے آپ کی خدمت میں ایک منی آرڈر مالیتی -/۵۲۰ روپے بھجوایا ہے - جو کہ انہوں نے اپنے چھوٹے بیٹے عزیزم عبدالمنین خاں ایم ۔ ایس ۔ سی کیمیکل ٹیکنالوجی کی پہلی تنخواہ بسلسلہ چندہ مسجد ڈنمارک بھجوایا ہے"

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ محترمہ موصوفہ کی اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے - آمین

دیگر ملازمین حضرات اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں - اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو - آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

انعامی امتحان مقابلہ اطفال الاحمدیہ

انصار اللہ سالانہ مرکزی اجتماع کے موقعہ پر ہر سال قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ۶ سال سے ۱۴ سال تک کی عمر کے اطفال کا ایک مقررہ نصاب کے مطابق امتحان لے کر اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے وظیفہ بطور سکول فیس دیا جاتا ہے -

اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ اطفال کو شامل کرنے کی غرض سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ :-

(۱) مقابلہ کا یہ امتحان اطفال الاحمدیہ کے مرکزی اجتماع کے موقع پر منعقد کیا جائے -

(۲) مندرجہ ذیل نصاب کے مطابق ہر مجلس اطفال الاحمدیہ پہلے مقامی طور پر اطفال کا امتحان لیکر زیادہ سے زیادہ تین اطفال کا انتخاب کرے جو اس مرکزی امتحان میں شامل ہوں گے -

(یہ امتحان اگست میں ہو جانا چاہیئے اور بہترین تین اطفال کے نام مہتمم اطفال کو لکھ دیئے جاہئیں)

نصاب سال رواں مندرجہ ذیل ہے :-

ا - رسالہ اخلاقی مضامین -

ب - رسالہ روزہ

ج - ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے - (دس شعر زبانی)

د - انٹرویو برائے معلومات عامہ متعلق اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ -

کتابچہ ا اور ب الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے باسٹھ پیسے میں منگوائے جاسکتے ہیں -

سب قائدین زیادہ سے زیادہ اطفال کو ان امتحانات میں شامل کرنے کی سعی کریں اور تیاری شروع کرادیں - (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ستارۂ اطفال

بچوں کے لئے یہ پہلا امتحان ہے جو ۲۸ رمئی کو ہوگا - اس کا نصاب یہ ہے :-

(۱) کلمہ طیبہ مع معانی (۲) نماز (۳) اسلام کے پانچ بنیادی ارکان -

(۴) مجلس کا عہد (۵) وضو کا طریق (۶) مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا -

(۷) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے اسماء - (۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے نام - (۹) خدمت خلق کے پانچ کام سرانجام دینا - (۱۰) چار دفعہ نماز جمعہ میں حاضر ہونا -

(۱۱) چار دفعہ مجلس کے جلسوں میں حاضر ہونا - (۱۲) چندہ مجلس ادا کرنا -

اطفال علمی اور عملی تیاری جلدی کریں - (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ :-

خاکسار کا لڑکا مسعود احمد تقریباً سولہ دن سے لاپتہ ہے - عزیزم نماز کا پابند ہے - رنگ گورا عمر تقریباً سولہ ، سترہ سال قد تقریباً پانچ فٹ - نیلے رنگ کی قمیض اور تہمند پہنے ہوئے ہے - اگر وہ خود یہ سطور دیکھے یا کسی اور دوست کو علم ہو تو وہ فوراً اطلاع دیں -

(چوہدری محمد اسمٰعیل سیکرٹری تحریک جدید مقام ڈاکخانہ چک $\frac{۵۹۵}{گ ب}$ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالےٰ نے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد چندہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے - ان کے اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں - جزاھن اللہ احسن الجزاء -

قارئین کرام سے دُعا کی درخواست ہے - دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں -

۹۲ - محترمہ امۃ الحی صاحبہ معلمہ اہلیہ غلام احمد صاحب مانسہرہ ۳۰۰ — ۰۰ روپے

۹۳ - محترمہ حسن آفتاب بیگم اسلم خاں صاحب مری ہلز ۳۰۱ — ۰۰ "

۹۴ - " آصفہ بیگم صاحبہ فاروقی - راولپنڈی ۳۰۰ — ۰۰ "

۹۵ - " سرورہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب چیمہ ہیڈ خانکی ۳۰۰ — ۰۰ "

۹۶ - " بیگم ایم - بی احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر - ۳۰۰ — ۰۰ "

۹۷ - " رشیدہ خاتون صاحبہ سرگودھا منجانب والدہ صاحبہ ۳۰۵ — ۰۰ "

۹۸ - " مسنر ضیاء الطاہرہ صاحبہ سرگودھا ۳۰۰ — ۰۰ "

۹۹ - " عزیزہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری محمد سعید صاحب حیدر آباد (سندھ) ۳۰۰ — ۰۰ "

۱۰۰ - " خالدہ پروین صاحبہ بنت الحاج شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ - سرگودھا - (زیور طلائی) ۳۱۰ — ۶۲ "

۱۰۱ - محترمہ امۃ القدیر صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالرشید صاحب کراچی ۳۰۰ — ۰۰ "

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

برادرم خواجہ سمیع اللہ صاحب بٹ کی اہلیہ امۃ الحفیظ بیگم مورخہ $\frac{۵}{۶۵}$ ۵ کو چنیوٹ سول ہسپتال میں وفات پاگئیں - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن -

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بچہ نو ماہ کا اپنی یادگار چھوڑا ہے -

احباب جماعت اس کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں - نیز دعا کریں اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے - اور نعم البدل عطا کرے - آمین ثم آمین

(خواجہ محمد احمد - غلہ منڈی جڑانوالہ)

داخلہ میرین اکاڈمی چٹاگانگ

مرچنٹ نیوی میں بطور ڈیک آفیسر یا میرین انجنیئر کیریر بنانے کے لئے مستحقین کے لئے بڑی تعداد میں وظائف -

شرائط :- ایف ایس سی (فزکس یا ریاضی) عمر $\frac{۹}{۶۵}$ ۱ کو ۱۹ سے کم -

امسال ایف ایس سی کا امتحان دینے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں - فارم اور تفصیلات کے لئے کمانڈنٹ میرین اکاڈمی پوسٹ بکس ۱۵۷ چٹاگانگ سے "$۵ \times ۳\frac{۱}{۲}$ سلپ - جس پر ایک ایڈریس اور ۴۲ پیسے کی ٹکٹیں ہوں بھیج کر طلب کریں -

درخواستیں $\frac{۶}{۶۵}$ ۶ تک (پ - ٹ $\frac{۵}{۶۵}$ ۵)

(ناظر تعلیم)

مربی صاحبان متوجہ ہوں

سال ۶۵ - ۱۹۶۴ء کی سالانہ رپورٹ کارگزاری مورخہ ۲۵ رمئی ۱۹۶۵ء تک نظارت اصلاح وارشاد میں پہنچنی ضروری ہے - مربی صاحبان مقررہ تاریخ تک اپنی رپورٹیں بھجوادیں -

(ناظر اصلاح وارشاد)

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر مع وجوہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۴۴۶ میں عائشہ بیگم زوجہ میاں محمد عمر سہگل قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن کلکتہ ڈاک خانہ خاص ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد منقولہ بشمول حق مہر کل مبلغ دس ہزار روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائداد پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔

اس کے علاوہ مجھے مبلغ دوسو روپیہ ماہوار بطور خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ عائشہ بیگم پی۔ ۳۹ پرنسپ سٹریٹ کلکتہ نمبر ۱۳۔ گواہ شد خاوند موصیہ محمد عمر سہگل پی ۳۹ پرنسپ سٹریٹ کلکتہ ۱۳۔ گواہ شد محمود احمد سلیم پی ۳۹ پرنسپ اسٹریٹ کلکتہ ۱۳۔ گواہ شد راقم الحروف محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان حال وارد کلکتہ۔

نمبر ۱۳۴۴۷ میں زبیدہ بیگم زوجہ میاں محمد بشیر صاحب سہگل قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۲ء ساکن کلکتہ ڈاک خانہ خاص ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائداد منقولہ بشمول حق مہر وغیرہ کل مبلغ دس ہزار روپیہ کی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس کے علاوہ مجھے مبلغ دوسو روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت مد میں کروں تو اس قدر روپیہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ زبیدہ بیگم پی ۱۰۳ پرنسپ اسٹریٹ کلکتہ نمبر ۱۳ گواہ شد۔ خاوند موصیہ محمد بشیر سہگل پرنسپ سٹریٹ ۱۰۳ P کلکتہ نمبر ۱۳۔ گواہ شد۔ محمود احمد سلیم پی ۳۹ پرنسپ سٹریٹ کلکتہ نمبر ۱۳۔ گواہ شد۔ راقم الحروف محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر۔ قادیان۔ حال وارد کلکتہ

۲۹/۹/۶۲

نماز کی شرائط اور اس کے آداب کو ہمیشہ ملحوظ رکھو

یہ تب ہی فائدہ دیتی ہے جب اس کی تمام شرائط کو مدّنظر رکھا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نماز کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

فرمایا:۔ "ایک صاحب نے اعتراض کیا ہے کہ بعض لوگ مجلس میں آگے بیٹھنے کے لئے سنتیں پڑھنے والوں کے اوپر سے کود کر آگے گزر جاتے ہیں۔ اس اعتراض کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ بعض لوگ سنتیں احتیاط اور وقار سے نہیں پڑھتے بلکہ جلدی جلدی پڑھتے ہیں تاکہ ہم آگے بیٹھ سکیں۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ بعض سنتیں پڑھنے والے لمبی سنتیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو انہیں کود کر آگے گزرنا پڑتا ہے۔ پہلی بات کے متعلق تو میں دو دفعہ بتا چکا ہوں کہ یہ طریق درست نہیں۔ نماز تو خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضری ہے۔ اس دربار سے نکلنے کے لئے جلدی کیوں کی جائے پس چاہیئے کہ وقار اور سکون کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔ . . . . . . نماز کوئی چٹی نہیں کہ صرف ظاہری طور پر حکم پورا کر دیا جائے بلکہ نماز اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا ذریعہ ہے اور جب کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو گویا وہ لقاء کے مقام پر کھڑا ہوتا ہے اگر وہ یہ نہیں سمجھتا بلکہ صرف حکم پورا کرنے کے لئے ٹکریں مارتا ہے تو ایسی نماز سے اس کے دل کی صفائی کیسے ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے نماز تو ہمارے ہی فائدہ کے لئے بنائی ہے کہ ہم اس کے دربار میں حاضر ہوں اور اس سے اپنے روحانی مدارج کی بلندی کے لئے التجا کریں اور اپنی کمزوریوں اور سستیوں کی معافی مانگیں تاکہ ہمارا دین اور ہماری دنیا دونوں ہی اس کی رضا کے تحت ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنی ملاقات کے لئے ہمیں یہ رستہ بتایا ہے۔ اس کے احسان کی بے قدری نہیں کرنی چاہیئے۔ نماز میں بندہ اپنے آقا سے ملاقات کرتا ہے۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ نماز ختم کرنے کے بعد ہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہیں۔ جس طرح باہر سے آنے والا السلام علیکم کہتا ہے اسی طرح نماز پڑھنے والا گو جسمانی لحاظ سے مسجد میں بیٹھا ہوتا ہے لیکن روحانی لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں گیا ہوا ہوتا ہے جب وہاں سے واپس آتا ہے تو السلام علیکم کہہ کر اپنی واپسی کی اطلاع دیتا ہے۔ پس نماز عمدگی اور آہستگی سے پڑھنی چاہیئے۔ نماز تب ہی انسان کو فائدہ دیتی ہے جب کہ اس کی تمام شرائط کو مدنظر رکھا جائے۔ اگر کوئی انسان دوائی پیتا چلا جائے لیکن ڈاکٹر نے جو پرہیز بتایا ہے وہ نہ کرے تو وہ دوائی اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ جو لوگ کود کر آگے آتے ہیں وہ کس لئے آتے ہیں۔ اسی لئے کہ میری باتیں سنیں لیکن وہ ایک طرف سے نقصان کرتے ہیں اور دوسری طرف سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کون عقلمند کہہ سکتا ہے۔ وہ نماز کو اس لئے جلدی جلدی ختم کرتے ہیں کہ میری باتیں آگے بیٹھ کر سن سکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مجلس کو چھوڑ کر میری مجلس میں آنا ان کے لئے کب فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ کوئی شخص ایک روپیہ دے کر دوسرے سے ایک روپیہ لے لے تو کیا وہ خوش ہوگا کہ میں نے دوسرے آدمی سے ایک روپیہ لے لیا۔ پس نماز کی اصل غرض کو مدنظر رکھو اور سنوار کر اور سمجھ کر آہستگی سے نماز ادا کرو تاکہ تمہارا دل اور تمہارا دماغ مہبط انوار بنے۔ جن لوگوں کو نماز جلدی جلدی پڑھنے کی عادت ہوتی ہے انہیں اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اور آئندہ کے لئے اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ مگر بعض سنتیں پڑھنے والے بھی کمال کرتے ہیں۔ لمبی سنتیں مسجد میں مجلس میں شروع کر دیتے ہیں حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض کی ادائیگی کے متعلق بھی فرمایا ہے کہ امام اتنی لمبی نماز نہ پڑھائے کہ وہ دوسروں کے لئے تکلیف کا موجب ہو۔ کیونکہ کئی لوگوں کو کئی قسم کی حاجتیں ہوتی ہیں پس لمبی سنتیں پڑھنے والوں کو بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ لوگ ایسی جگہ سنتیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں جہاں سے دوسروں کو گزرنا ہوتا ہے۔ یہ طریق بھی درست نہیں اگر کسی کو مجلس کے موقع پر لمبی سنتیں پڑھنی ہوں تو اسے کسی کونے میں جا کر پڑھنا چاہیئے تاکہ نہ اسے تکلیف ہو اور نہ ہی گزرنے والوں کو تکلیف ہو۔"

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۶۰ء)

صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات مکمل ہو گئے

ملک کے دونوں حصوں میں مسلم لیگ کو زبردست کامیابی

لاہور ۱۷ مئی۔ صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں مسلم لیگ کو زبردست کامیابی ہوئی ہے اور وہ سب سے بڑی پارٹی کی حیثیت سے ابھری ہے۔ صوبائی اسمبلیوں کے انتخاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ان میں آزاد امیدواروں کی بڑی تعداد بھی کامیاب ہوئی ہے۔ انتخاب نہایت منصفانہ طور پر پرامن ماحول میں ہوئے اور کہیں سے بھی کسی ناخوشگوار واقعے کی اطلاع نہیں ملی۔ مغربی پاکستان میں کامیاب ہونے والے مسلم لیگی امیدواروں میں دو سابق صوبائی وزیر ملک قادر بخش اور عبد الغفار پاشا شامل ہیں۔ سابق وزیر بلدیات سید احمد نواز گردیزی انتخاب ہار گئے۔ ان کے علاوہ سابق پارلیمنٹری سیکرٹری میاں محمد شریف ناکام ہو گئے۔ صوبائی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد خواجہ محمد صفدر اور حزب اختلاف کے ممتاز رکن مسٹر حمزہ انتخاب جیت گئے ہیں۔

مغربی پاکستان اسمبلی کے جو نتائج اب تک موصول ہوئے ہیں ان کے مطابق ۱۴۳ نشستوں میں سے ۹۲ نشستیں مسلم لیگ نے حاصل کی ہیں ۳۸ آزاد امیدوار کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان ۱۴۳ امیدواروں میں بلامقابلہ کامیاب ہونے والے بھی شامل ہیں۔ دو حلقوں میں انتخاب دوبارہ ہوگا۔ اور ایک نشست متحدہ حزب اختلاف نے جیتی ہے۔

اب تک جو نتائج موصول ہوئے ہیں ان کے مطابق مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کے ۸۰ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ ۳۲ آزاد امیدوار جیتے ہیں کونسل مسلم لیگ نے چار عوامی لیگ نے پانچ نشستیں جیتی ہیں۔

ہلاک ہونے والوں کی تعداد پانچ ہزار سے بھی بڑھ گئی

ڈھاکہ ۱۷ مئی۔ مشرقی پاکستان میں ہولناک طوفان کی تباہ کاریوں کے بعد حالات معمول پر آ رہے ہیں اور امدادی کام کی رفتار تیز کر دی گئی ہے۔ ریلوں کی آمد و رفت کا سلسلہ پھر شروع ہو گیا ہے۔ اب تک پانچ ہزار سے زائد افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

یوم خلافت ۔ ۲۷ مئی ۱۹۶۵ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" کی تقریب منائی جائے گی یہ وہ دن تھا جس میں حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اول منتخب ہوئے تھے۔

"یوم خلافت" پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جاویں اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات بیان کی جاویں اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے۔

امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اسے نوٹ فرما لیں اور اس دن کے شایان شان جلسوں کے انعقاد کا انتظام کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

قاتلانہ حملہ

کمالیہ ۱۴ مئی ۱۹۶۵ء۔ تقریباً دس بجے دن کا واقعہ ہے کہ محمد سلیمان احمدی بازار میں ایک دکان سے دہی لینے نکلا۔ ایک شخص صفدر حسین قصاب نے محمد سلیمان کو اپنی طرف بلایا اور پھر اس کے پیٹ میں چاقو گھونپ دیا اور خود بھاگ گیا۔

بعد میں پولیس نے صفدر حسین مذکور کو زیر دفعہ ۳۰۷/۳۲۶ گرفتار کر لیا ہے۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق محمد سلیمان کے معدہ میں تین انچ گہرا زخم ہے اور اس کی حالت خطرہ سے باہر نہیں۔

یہ قاتلانہ حملہ دن دہاڑے سر بازار ہوا ہے اور اس کے پیچھے ایک سازش ہے امید ہے کہ ذمہ دار حکام اس سازش کا کھوج نکالنے کی پوری کوشش کریں گے۔ کیونکہ یہ واقعہ ایک کھلم کھلا قانون شکنی کا مظہر ہے متعلقین شہر ہسپتال جا کر محمد سلیمان احمدی سے اظہار ہمدردی کر رہے ہیں۔